صنف نازک کے ساتھ نبی رحمت ﷺ کا برتاؤ

از: مفتی رفیع الدین حنیف قاسمی
وادیِ مصطفیٰ، شاہین نگر، حیدرآباد

جب نبی کریم ﷺ کو اللہ عز وجل نے ساری مخلوقات کے لیے ''نبی رحمت'' بنا کر بھیجا، تو آپ ﷺ کی شانِ رحیمی وکریمی اس ''صنفِ نازک'' پر کیوں سایہ فگن نہ ہوتی، جس کو دنیا ''آبگینہ'' جیسے لطیف ونازک شیٔ، کے ساتھ تشبیہ دیتی ہے؛ بلکہ نرم اور نازک شی کے ساتھ دنیا والوں کی رعایت واہتمام بھی زیادہ ہوتا ہے تو آپ کے رحم وکرم سے ''عورت'' کیوں محروم ہوتی، آپ ﷺ کی تعلیمات میں عورت کی رعایت اوراس کی صنفی نزاکت کے ساتھ احکام موجود ہیں، موجودہ دور کا اس صنف نازک کے ساتھ یہ المیہ ہے کہ اس نے عورت کو گھر کی ''ملکہ'' کے بجائے ''شمع محفل'' بنادیا ہے، اس کی نسوانیت اور نزاکت کو تارتار کرنے کے لیے ''زینتِ بازار'' اوراپنی تجارت کے فروغ کا ''آلۂ کار'' اور ''ذریعہ'' بنادیا، عورت کے لیے پردہ کے حکم میں دراصل اس کی نزاکت کی رعایت ہی مقصود ہے کہ اسے مشقت انگیز کاموں سے دور رکھ کر اس کو درونِ خانہ کی صرف ذمہ داری سونپی جائے۔

اللہ عز وجل اپنے نبی رحمت ﷺ پر نازل کردہ کتاب میں عورتوں کے تعلق سے فرمایا ہے: ''عاشروهن بالمعروف'' (اوران عورتوں کے ساتھ خوبی کے ساتھ گزران کیا کرو)۔

آپ ﷺ کی صنف نازک کے بہترین برتاؤ کی تاکید

نبی کریم ﷺ نے صنف نازک کے ساتھ بہترین سلوک اور برتاؤ کی تاکید کی، خود آپ ﷺ بھی عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ اوران کے ساتھ حسن سلوک فرماتے۔

خود نبیِ کریم ﷺ نے بھی عورتوں کے ساتھ نیکی، بھلائی، بہترین برتاؤ، اچھی معاشرت کی تاکید فرمائی ہے، حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: تم میں سب سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے ہیں، اورمیں تم میں اپنی خواتین کے ساتھ

بہترین برتاؤ کرنے والا ہو (ترمذی: کتاب المناقب: باب فضل ازواج النبی، حدیث:۳۸۹۵)

اور ایک روایت میں نبیِ کریم ﷺ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم کو عورتوں کے بارے میں بھلائی کی نصیحت کرتا ہوں (مسلم: کتاب الرضاع، باب الوصیۃ بالنساء، حدیث:۱۴۶۸)

اور ایک روایت میں نبیِ کریم ﷺ نے عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور بہترین برتاؤ کو کمالِ ایمان کی شرط قرار دیا ہے، حضرتِ عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں اس آدمی کا ایمان زیادہ کامل ہے جس کا اخلاقی برتاؤ (سب کے ساتھ) (اور خاص طور سے) بیوی کے ساتھ جس کا رویہ لطف ومحبت کا ہو۔ (المستدرك: كتاب الايمان: حديث: ۱۷۳)

بیویوں کے ساتھ آپ کا دوستانہ برتاؤ

حضورِ اکرم ﷺ کے اپنے ازواج کے ساتھ کس طرح بے تکلف، پر لطف اور دوستانہ تعلقات تھے اسکا اندازہ مندرجۂ ذیل واقعات سے لگایا جاسکتا ہے۔

❁ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ: جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو دونوں حالتوں کا علم مجھے ہوجاتا ہے، حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ: یارسول اللہ! کس طرح علم ہوجاتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ: جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہوتو ”لا وربّ محمد“ (محمد کے رب کی قسم) کے الفاظ سے قسم کھاتی ہو، اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہوتو ”لا ورب ابراهيم“ (ابراہیم کے رب کی قسم) کے الفاظ سے قسم کھاتی ہو، اس وقت تم میرا نام نہیں لیتیں؛ بلکہ حضرت ابراہیم کا نام لیتی ہو، حضرت عائشہ نے فرمایا: (یارسول اللہ! میں صرف آپ کا نام چھوڑتی ہوں) نام کے علاوہ کچھ نہیں چھوڑتی (بخاری: کتاب الأدب: باب مايجوز من الهجران من عصى، حديث: ۶۰۷۸)

❁ ایک مرتبہ حضور ﷺ حضرت سودہؓ کے گھر میں تھے اور ان کی باری کا دن تھا، حضرت عائشہؓ نے حضور اکرم ﷺ کے لیے ایک حلوہ پکایا اور حضرت سودہؓ کے گھر پر لائیں اور لاکر حضور اکرم ﷺ کے سامنے رکھ دیا، اور حضرت سودہؓ بھی سامنے بیٹھی ہوئی تھیں، ان سے کہا کہ تم بھی کھاؤ، سودہؓ کو یہ بات گراں لگی کہ حضور ﷺ کا جب میرے یہاں باری کا دن تھا تو پھر یہ حلوہ پکا کر کیوں لائیں؟ اس لیے انھوں نے کھانے سے انکار کردیا، حضرت عائشہؓ نے حضرت سودہؓ کے منہ پر مل

دیا، حضرت سودہؓ نے حضور ﷺ سے شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن میں آیا ہے کہ ”جزاء سیئة سیّئة مثلها“ یعنی اگر تمہارے ساتھ کوئی برائی کرے تو تم بھی بدلے میں اسی کے بقدر برائی کرو؛ لہٰذا بدلہ میں تم بھی ان کے منہ پر حلوہ مل دو؛ چنانچہ حضرت سودہؓ نے تھوڑا سا حلوہ اٹھا کر حضرت عائشہؓ کے چہرے پر مل دیا، اب دونوں کے چہرے پر حلوہ ملا ہوا ہے، یہ سب حضور ﷺ کے سامنے ہورہا ہے، اس دوران حضرت عمر کی آمد ہوئی تو حضور اکرم ﷺ نے ان دونوں کو منہ دھونے کو کہا (مسند ابی یعلی: مسند عائشه: حدیث: ٤٤٧٦، دار المأمون، دمشق، مجمع الزوائد: باب عشرة النساء: حدیث: ٧٦٨٣)

❁ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ میں ایک سفر میں حضور ﷺ کے ساتھ تھی تو پیدل دوڑ میں حضور ﷺ کے ساتھ ہمارا مقابلہ ہوا تو میں جیت گئی اور آگے نکل گئی، اس کے بعد جب (موٹاپے) سے میرا جسم بھاری ہوگیا تو (اس زمانے میں بھی ایک دفعہ) ہمارا دوڑ میں مقابلہ ہوا تو آپ جیت گئے، اس وقت آپ نے فرمایا: یہ تمہاری اس جیت کا جواب ہوگیا (ابوداؤد: کتاب الجهاد، باب فی السبق علی الرجل، حدیث: ٢٥٧٨)

❁ حضرتِ عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے بیان کرتی ہیں کہ خدا کی قسم! میں نے یہ منظر دیکھا ہے کہ (ایک روز) حبشی نابالغ لڑکے مسجد میں نیزہ بازی کررہے تھے، رسول اللہ ﷺ ان کا کھیل دکھانے کے لیے میرے لیے اپنی چادر کا پردہ کرکے میرے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہوگئے، (جو مسجد میں کھلتا تھا) میں آپ ﷺ کے کاندھے درمیان سے ان کا کھیل دیکھتی رہی، آپ ﷺ میری وجہ سے مسلسل کھڑے رہے؛ یہاں تک کہ (میرا جی بھر گیا) اور میں خود ہی لوٹ آئی۔ (مسلم: باب الرخصة فی اللعبة اللتی لا معصية فيه فی ايام العيد: حديث: ٨٩٢)

❁ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس نکاح و رخصتی کے بعد آپ کے پاس آجانے کے بعد بھی گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی اور میرے ساتھ کھیلنے والی میری سہلیاں تھیں، جب حضرت گھر میں تشریف لاتے تو وہ (آپ کے احترام میں کھیل چھوڑ کر) گھر کے اندر چھپتیں تو آپ ان کو میرے پاس بھجوادیتے اور میرے ساتھ کھیلنے لگتیں۔ (بخاری: باب الانبساط الی النّاس، حدیث: ٥٧٧٩)

عورت پر ظلم وزیادتی کی ممانعت

نبی کریم ﷺ نے صنف نازک کو مارنے پیٹنے یا اس کو کسی بھی قسم کی تکلیف دینے سے سختی

سے منع فرمایا: تم میں سے کوئی اپنی بیوی کو اس طرح نہ پیٹنے لگے جس طرح غلام کو پیٹا جاتا ہے اور پھر دوسرے دن جنسی میلان کی تکمیل کے لیے اس کے پاس پہنچ جائے (بخاری: كتاب النكاح، باب ما يكره من ضرب النساء، حديث: ۲۹۰۸)

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ سے بیویوں کے حقوق کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم کھاؤ تو اس کو کھلاؤ، اور جب تم پہنو تو اس کو پہناؤ، نہ اس کے چہرے پر مارو اور نہ برا بھلا کہو اور نہ جدائی اختیار کرو، اس کا موقع آ بھی جائے یہ گھر میں ہی ہو (ابوداؤد: كتاب النكاح، باب في حق المرأة على زوجها، حديث: ۲۱۴۳)

آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کو مارنے پیٹنے والوں کو خراب لوگ فرمایا: اپنی بیویوں کو مارنے والے اچھے لوگ نہیں ہیں، (ابن حبان: باب معاشرة الزوجين، حديث: ۱۴۸۹) اور خود نبی کریم ﷺ نے اپنی بیویوں میں سے کسی پر کبھی ہاتھ نہیں اٹھایا، (مسلم: باب مباعدته، حديث: ۲۳۴۸)

عورت کے حقوق کی رعایت کی تاکید

جس طرح مرد یہ چاہتا ہے کہ بیوی اس کے لیے بناؤ سنگار کرے، اسی طرح مرد کو بھی عورت کے لیے بناؤ سنگار کرنا چاہیے، صاف ستھرا رہنا چاہیے!

ابن عباسؓ فرمایا کرتے تھے کہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اپنی بیوی کو خوش کرنے کے لیے میں بھی اپنی زینت کروں جس طرح وہ مجھے خوش کرنے کے لیے اپنا بناؤ سنگھار کرتی ہے؛ چونکہ ارشادِ باری عز وجل ہے: وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (البقرة: ۲۲۸) (اور عورتوں کا بھی حق ہے جیسا کہ مردوں کا حق ان پر ہے دستور کے مطابق) میں یہ نہیں چاہتا کہ وہ تو میری تمام حقوق کی ادائیگی کرے، حالانکہ اللہ عز وجل کا ارشاد ہے کہ "وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ" (اور مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے) (السنن الكبرىٰ للبيهقي: باب حق المرأة على الزوج، حديث: ۱۵۵۰۵) یعنی جس طرح مرد کو ہر اعتبار سے عورت پر فضیلت حاصل ہے، اسی طرح اسے اخلاق کے اعتبار سے بھی اس پر فضیلت ہونا چاہیے۔

ابو یوسفؒ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ جیسے مجھے یہ پسند ہے کہ میری بیوی میرے لیے زینت کرے، اسے بھی یہ اچھا لگتا ہے کہ میں اس کے لیے زینت کروں" كما يعجبني أن تتزين لي زوجتي يعجبها أن اتزين لها (الفتاوى الهندية: ۵/۲۵۹)

آپ ﷺ اپنے ازواج کے کاموں میں ہاتھ بٹاتے

حضراتِ انبیاء، اہلِ خانہ کی ضروریات کا خیال کرتے تھے، چنانچہ حضرت موسیٰؑ اللہ کے پیغمبر ہیں، ان کی بیوی بیمار حالت میں ہیں، انھیں سردی لگی اور وقت کے پیغمبر آگ ڈھونڈنے کے لیے چل پڑے، پرودگار کو پسند آیا اور نبوت سے سرفراز فرمایا۔

نبیِ کریم ﷺ کی سنتِ مبارکہ تھی، کبھی گھر میں آٹا گوندھ دیتے، گھر کی دیگر ضروریات پوری کرتے، حضرت عائشہؓ سے حضور ﷺ کے گھر میں معمولات کے بارے میں پوچھا، تو انھوں نے بتایا کہ: ''اپنے سر سے جوئی نکالتے، اپنی بکری کا دودھ دوہتے، اپنے کپڑے سی لیتے، اپنی خدمت خود کر لیتے، اپنے جوتے سی لیتے اور وہ تمام کام کرتے جو مرد اپنے گھر میں کرتے ہیں، وہ اپنے گھر والوں کی خدمت میں لگے ہوتے کہ جب نماز کا وقت ہوتا تھا وچھوڑ کر چلے جاتے (ترمذی: باب مما فی صفة اوانی الحوض: حدیث: ۲۴۸۹)

بچیوں کی پرورش کی فضیلت

آپ ﷺ کا یہ رحم و کرم نہ صرف ازواج کے ساتھ مخصوص تھا؛ بلکہ پوری صنف نازک کے ساتھ آپ ﷺ نے بہترین برتاؤ کا حکم کیا، قبل از اسلام عرب میں لڑکیوں ں کو زندہ درگور کرنے کا رواج تھا، لڑکی کی پیدائش کو باعث ننگ و عار باور کیا جاتا، جیسا کہ قرآن مجید نے خود اس کی منظر کشی کی ہے ''وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُم بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ، يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ'' (سورۃ النحل: ۵۸) جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ غصہ سے بھر جاتا، لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اس برائی کی خوشخبری کے سبب سے جو اسے دی گئی، آپ ﷺ نے نہ صرف عورت کو جینے کا حق دیا اور اس کو معاشرہ میں بلند مقام عطا کیا؛ بلکہ عورت کے وجود کو خیر و برکت کا باعث اور نزول رحمت کا ذریعہ اور اس کی نگہداشت اور پرورش کو دخولِ جنت کا ذریعہ بتایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبیِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کی دو بیٹیاں ہوں، پھر جب تک وہ اس کے پاس رہیں یا یہ ان کے پاس رہے اور وہ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے تو وہ دونوں بیٹیاں اس کو ضرور جنت میں داخل کرادیں گی (ابن حبان: باب ما جاء فی الصبر والثواب، حدیث: ۲۹۴۵)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دو لڑکیوں کی

پرورش اور دیکھ بھال کی وہ شخص اور میں جنت میں اس طرح اکٹھے داخل ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں۔ یہ ارشاد فرما کر آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔ (ترمذی: باب ما جاء فی النفقة علی البنات والاخوات، حدیث: ١٩١٤)

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ان بیٹیوں کے کسی معاملہ کی ذمہ داری لی اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بیٹیاں اس کے لیے دوزخ کی آگ سے بچاؤ کا سامان بن جائیں گی (بخاری: باب رحمة الولد، حدیث: ٥٩٩٥)

عورتوں کی کوتاہیوں سے درگذر کا حکم

نہ صرف یہ نبی کریم ﷺ نے عورت کے ساتھ بہترین سلوک اور برتاؤ کا حکم دیا؛ بلکہ اس کی کمی کمزوری اور خاص مزاجی کیفیت کی وجہ سے پیدا ہونے والی تکالیف کو انگیز کرنے کی بھی تاکید فرمائی:

اسی کو اللہ عزوجل نے یوں فرمایا: وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ، فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ شَيْئاً فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئاً وَيَجْعَلُ اللّٰهُ فِيهِ خَيْراً كَثِيراً "(النساء: ١٩) اور ان عورتوں کے ساتھ حسن وخوبی سے گذر بسر کرو اور اگر تم کو وہ ناپسند ہوں تو ممکن ہے کہ تم ایک چیز ناپسند کرو اور اللہ تعالی اس کے اندر بڑی منفعت رکھ دے۔

اسی کو ایک روایت میں نبیِ کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان مرد کسی مسلمان عورت کو اس لیے مبغوض نہ رکھے کہ اس کی کوئی عادت ناگوارِ خاطر ہے؛ اس لیے کہ اگر ایک عادت ناپسند ہے تو ممکن ہے کوئی دوسری عادت پسند آجائے (مسلم: باب الوصیة بالنساء، حدیث: ١٤٦٩)

ان روایات سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے عورت کے ساتھ خصوصیت سے رحم و کرم کا معاملہ فرمایا، اس کی صنفی نزاکت کو ملحوظ رکھ کر اس کے ساتھ رحم وکرم کرنے کا حکم دیا، اس پر بار اور مشقت ڈالنے سے منع فرمایا، اس پر بے جا سختی سے روکا؛ اس کو قعرِ مذلت سے نکال عزت ووقار کا تاج پہنایا، ماں، بہو، ساس، بیوی وغیرہ کی شکل میں اس کے حقوق عنایت کیے، اس کی تعظیم واکرام کا حکم کیا، اس کی پرورش وپرداخت اور اس کی نگرانی اور دیکھ بھال کو جنت کا وسیلہ اور ذریعہ فرمایا، یہ صنف نازک کے ساتھ نبی ﷺ کریم کا طرز وعمل تھا۔

❁ ❁ ❁